نذر (منت) ماننا

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت ماننا

اُمِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

منت ماننا

اہتمام ——— محمد عبد خبیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

قیمت ——— 30:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
0300-4270553
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

البلاغ

اسلام آباد
شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050
عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

لاہور
لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450
6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	4
نذر ماننے والے کی اہلیت	5
نذر کی شرائط	5
نذر اللہ سے کیا جانے والا ایک وعدہ	6
نذر فرض یا نفل	7
کسی فرض کام کی نذر ماننا	8
نذر پوری کرنے کی استطاعت	8
ناجائز کام کی منت مان لینا	10
جو چیز ملکیت میں نہیں اس کی نذر مان لینا	15
ناجائز کام کی نذر کا کفارہ	17
زمانہ جاہلیت کی مانی گئی نذر	20
مانی گئی نذر کی بہتر صورت	23
نذر یا شرط؟	25
میت کی نذر پوری کرنا	26
نذر میں پائی جانے والی مروجہ خرابیاں	28
زندہ یا مردہ بزرگ کے نام کی منت ماننا	30

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخنِ وضاحت

اسلامی شریعت میں نذر ایک اصطلاح ہے جس کا مطلب ہے، کسی خیر کے کام کا عہد کر لینا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہٗ)

نذر (منت) ماننے والے کو عربی میں ناذِر کہتے ہیں اور منذور، وہ کام ہے جس کی نذر مانی جائے۔

ہمارے ہاں پنجاب میں اور اردو زبان میں بھی نذر ماننے کے لیے لفظ منت ماننا استعمال کیا جاتا ہے۔

نذر یا منت ماننا عبادت ہے جو اسلامی شریعت کے علاوہ پہلے نبیوں کی شریعت میں بھی موجود تھی۔

دیگر عبادات کی طرح ہمارے معاشرے میں نذر یا منت کے متعلق بہت سے غلط عقائد اور غلط انداز پائے جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری محسوس ہوا کہ قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلے کو واضح کر دیا جائے۔ یقیناً ہر کام کی توفیق صرف اللہ ہی عطا کرنے والا ہے۔ وہ صرف حق مسئلہ بیان کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

(ام عبد منیب: جمادی الثانیہ ۱۴۳۲)

یہ اس کتاب کی دوسری اشاعت ہے جس میں کچھ اضافے کیے گئے ہیں۔

(ام عبد منیب: صفر ۱۴۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر ماننے والے کی اہلیت وشرائط

نذر کسی غیر واجب کام کو اپنے اوپر لازم قرار دے لینا ہے۔اس لیے نذر ماننے والے کی اہلیت کی شرائط وہی ہیں جو عبادت کے لیے مکلّف شخص کی شرائط ہیں۔یعنی عقل...... بلوغ...... اسلام...... اگر مال کے متعلق نذر مانی ہو تو اس کی شرط ''آزادی'' بھی ہے کیوں کہ غلام کا مال پر اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

اگر نابالغ یا پاگل منت مان لے تو اس پر نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

نذر ان تمام الفاظ سے ہو جاتی ہے جو وجوب پر دلالت کرتے ہوں جیسے:

☆ مجھ پر اللہ کے لیے یہ کام لازم ہے۔

☆ میں منت مانتا ہوں یا نذر مانتا ہوں

☆ میرا اللہ سے وعدہ ہے کہ فلاں کام کروں گا۔

نذر کی شرائط:

☆ جس کام کی نذر مانی ہے وہ نفل یا مستحب ہو۔

☆ جس کام کی نذر مانی ہے وہ واجب نہ ہو۔مثلاً پانچ فرض نمازیں، رمضان کے روزے، ماں باپ کی خدمت وغیرہ۔

☆ جس کام کی نذر مانی ہے وہ شریعت اسلامی میں ممنوع وحرام نہ ہو۔

☆ جس کام کی نذر مانی ہے اس کے ادا کرنے کی صلاحیت اور استطاعت اپنے اندر موجود ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر اللہ سے کیا جانے والا ایک وعدہ

نذر یا منت ایک وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تمام وعدوں کی نسبت اس وعدے کو پورا کرنا زیادہ اہم اور قابلِ ترجیح ہے۔ اگر چہ عہد کوئی بھی ہو اسے پورا کرنا مسلمان پر لازم ہے۔ ارشاد ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (المائدہ:۱)

"اے ایمان والو! اپنے وعدے پورے کیا کرو۔"

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا. (اسرا:۳۴)

"اور عہد پورا کرو بے شک عہد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

نذر ماننے میں قسم کھانے کا مفہوم خود بخود شامل ہے لہٰذا یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کے متعلق قسم کھائی جاتی ہے کہ اسے ضرور پورا کروں گا۔

نذر پوری نہ کرنا سخت گناہ:

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَیْرُكُمْ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثم الَّذِیْنَ یلونَهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرام) پھر جوان کے بعدؓ (تابعین) ہیں پھر جوان کے بعد (تبع تابعین) ہیں۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا ثم الذین یلونھم دوبار فرمایا یا تین بار۔ پھر فرمایا: ثُمَّ یجیُٔ قومٌ ینذرون ولا یفون ویَخُونُون ولا یوتمنُون، ویشھَدُون ولا یستشھدون ویظھر فِیھِمُ السَّمَنُ

''پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نذریں مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے وہ امانت دار نہیں ہوں گے اور بغیر گواہی چاہے گواہی دیں گے اور ان میں موٹاپا پھوٹ پڑے گا (حرام مال کھانے کی وجہ سے)۔''

(بخاری، کتاب الایمان والنذور: ۶۶۹۵، ۲۶۵۱)

نذر (منت) فرض یا نفل:

نذر ماننا یا منت ماننا اسی طرح ایک عبادت ہے جس طرح صدقہ کرنا، قربانی کرنا، نفلی روزہ رکھنا، نفل نماز پڑھنا وغیرہ عبادات ہیں، ارشاد ہے:

وَ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ۔ (البقرہ:۲۷۰)

''تم جتنا خرچ کرو یعنی خیرات کرو اور جو کچھ نذر مانو اللہ اسے بخوبی جانتا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر ماننا فرض نہیں لیکن جب کوئی شخص نذر مان لے تو پھر اسے پورا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ ارشاد ہے:

وَيُوفُونَ بِالنَّذْرِ. (الدہر:۷)

''اور وہ اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں۔''

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ. (الحج:۲۹)

''اور اس لیے بھی کہ وہ اپنی نذریں پوری کریں۔''

کسی فرض کام کی منت ماننا:

جو کام اصلاً آدمی پر فرض ہے اس کی نذر (منت) ماننا صحیح نہیں، جیسے نمازِ پنجگانہ، رمضان کے روزے، یا استطاعت ہونے کی صورت میں حج ادا کرنا اور زکاۃ دینا وغیرہ۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کو واجب قرار دینے کی زیادہ قوت رکھتا اور زیادہ حق دار ہے بہ نسبت اس وجوب کے جو انسان خود اپنے اوپر عائد کرے۔

نیز اللہ کے فرض کردہ کام کو اپنے اوپر منت مان کر فرض قرار دینا ایک لغو کام ہے۔

نذر پوری کرنے کی استطاعت:

نذر (منت) ماننے والے کو چاہیے کہ وہ ایسے کام کی نذر مانے جس کو پورا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اگر ایسے کام کی نذر مان لی جائے جسے پورا کرنا ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو یا اس کو پورا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو ایسی نذر کو پورا کرنا لازم نہیں۔

جیسے کسی کا یہ نذر ماننا کہ وہ اپنا پورا مال صدقہ کر دے گا۔ ایسا کرنا نہ تو شرعاً جائز ہے اور نہ ہی کسی شخص کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے کیوں کہ مال میں گھر، جائیداد، سواری، لباس، استعمال کی چیزیں، زیور، نقدی سبھی کچھ شامل ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص یہ سب صدقہ کر دے تو خود کہاں رہے گا؟ کیا کھائے گا؟ کیا پہنے گا؟

یاد رہے کہ شریعت نے کسی شخص کو بھی یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اپنا تمام مال صدقہ کر دے کیوں کہ اس صورت میں اس کے خود محتاج ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی غزوۂ تبوک پر سارا مال صدقہ کر دیا تھا تو حقیقت یہ ہے کہ اپنا گھر اور پہنا ہوا لباس انہوں نے صدقہ نہیں کیا تھا۔

عبداللہ بن کعب جو اپنے والد کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کے قائد ہوا کرتے تھے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد (کعب رضی اللہ عنہ) نے (توبہ قبول ہو جانے پر) کہا: اللہ کے رسول! میری توبہ کا شکرانہ یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لیے بہتر ہے انہوں (کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔ (ابوداؤد: ۳۳۱۷۔ بخاری: ۴۴۱۸۔ مسلم: ۲۷۶۹)

ایک روایت میں ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال صدقہ کر دینے کا سن کر فرمایا: نہیں۔ کعب کہتے ہیں: میں نے کہا، آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: تہائی مال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں (باقی صدقہ کر دیتا ہوں)۔

(ابوداؤد: ۳۳۲۱)

ناجائز کام کی منت مان لینا:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر (منت) مانی اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت کرے (اسے پورا کرے) اور جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے (اور نذر کو چھوڑ دے)۔ (ابوداؤد: ۳۲۸۹۔ بخاری: ۶۶۹۶۔ ۶۷۰۰۔ ترمذی: ۱۵۲۶۔ ابنِ ماجہ: ۲۱۲۶)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے (کندھوں کے) درمیان سہارا لے کر چل رہا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے غنی ہے۔ پھر آپ ؐ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس بزرگ نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ (بخاری: ۶۷۰۱، ۱۸۶۵۔ ابوداؤد: ۳۳۰۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں عورت کا ذکر ہے جس نے پیدل بیت اللہ کی طرف جانے کی نذر مانی تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اس کے پیدل چلنے سے بے پروا ہے اسے سوار ہونے کا حکم دیا جائے۔ (صحیح ترمذی للالبانی: ۱۵۳۶)

ایک بار رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپؐ نے صحابہ کرام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب میں عرض کیا۔ اس (ابواسرائیل) نے نذر مانی ہے کہ وہ سورج کی دھوپ میں کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سائے میں آئے گا، نہ کسی سے کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا یعنی کچھ نہیں کھائے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھ جائے لیکن اپنا روزہ پورا کرلے۔ نذر صرف اس کام میں ہے جس میں اللہ کی رضا مقصود ہو۔ (بخاری: ۶۷۰۴۔ ابوداؤد: ۳۳۰۰۔ ابن ماجہ: ۲۱۳۶)

قیس بن حازم کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ قیس بن حازم کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ عورت بولتی نہیں۔ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ اس عورت نے چپ رہ کر حج کرنے کی نیت کی ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تم بات کرو، یہ (چپ رہ کر حج کرنا) حلال نہیں بلکہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ راوی کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اس عورت نے بات چیت شروع کردی۔ اس عورت نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تو کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ اس عورت نے پوچھا: کون سے مہاجرین میں سے؟ آپ نے جواب دیا: قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس عورت نے پوچھا: تم کون سے مہاجرین میں سے ہو؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم بہت سوال کرنے والی ہو، میں ابوبکر ہوں۔ اس عورت نے کہا: ہم کب تک درست حالت پر رہیں گے جس کو اللہ تعالیٰ جاہلیت کے بعد لایا؟ آپ نے کہا: جب تک تمہارے پیشوا تمہارے ساتھ سیدھے اور درست رہے۔ اس عورت نے کہا: کون سے پیش وا؟ انہوں نے کہا: کیا تمہاری قوم کے سردار اور بزرگ نہیں کہ جوان کو حکم دیتے ہیں وہ ان کی بات کو مانتے ہیں۔ عورت نے کہا: کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا: وہ لوگوں کے لیے انہی کی طرح ہوں گے۔ (سنن دارمی:۲۱۸۔ بخاری:۳۸۳۴)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ اس حالت میں کہ دوسرا اسے نکیل ڈال کر لیے جا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نکیل کو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور اسے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چلے۔ (ابوداؤد:۳۳۰۲۔ بخاری:۱۶۲۰)

ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنے یتیم بھتیجوں کے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ جاؤ ان کے ساتھ جا کر کھانا کھاؤ۔

(مصنف عبدالرزاق: ۱/۴۴۳۔ المحلی: ۸/۵)

حاصل:

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان کی منت مان کر حرام قرار دے لینا اللہ کی ناشکری ہے۔

☆ کسی چیز کو حرام قرار دینے کا اختیار اللہ کے پاس ہے۔

☆ کسی عبادت کا فرض ہو یا نفل طریقہ اپنی طرف سے وضع نہیں کیا جا سکتا۔

☆ کسی عبادت میں کوئی جزوی (ذرا سی بھی) اور کلی (پوری کی پوری) تبدیلی کرنا جائز نہیں۔

☆ عبادات کے طریقے میں تبدیلی کرنا بدعت کہلاتا ہے اور بدعت جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: بدعت کیا ہے)

☆ درویشوں، راہبوں، جوگیوں وغیرہ کی طرح، دھوپ میں کھڑا رہنا...... سائے میں نہ بیٹھنا...... پانی میں مسلسل کھڑا رہنا...... چلہ کاٹنا...... سواری کا انتظام ہوتے ہوئے پیدل حج کے لیے جانا حرام ہے۔

☆ کافروں کی مشابہت کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔ (ابوداؤد: ۴۰۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ منت کا جتنا حصہ جائز ہے اسے پورا کرنا چاہیے اور اس کے ناجائز حصے کو چھوڑ دینا لازم ہے۔

☆ حج کے لیے پیدل چل کر جانا ریا کا باعث ہے۔ اگر رہائش اسی علاقے میں ہو تو پھر درست ہے۔

☆ پیدل حج کے لیے جانا تقویٰ کے منافی ہے۔

☆ چپ کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

☆ سیدنا ابوبکر صدیق اپنے دورِ خلافت میں عوام کا خیال رکھتے اور ہر قبیلے کے پاس جا کر ان کا حال پوچھتے۔

☆ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ حج کے موقع پر پیش آیا۔

☆ عورت نے چپ رہ کر حج کرنے کی منت مانی تھی جو ناجائز ہے۔

☆ عورت نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات فوراً مان لی۔ اپنے سے زیادہ بڑے عالم کی بات مان لینی چاہیے بشرطیکہ وہ جائز کام کا حکم دے۔

☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا اصل نام بتانا مناسب نہ سمجھا۔ خلفائے راشدین اور صحابہ اپنے آپ کو عام آدمی سمجھتے اور اپنے مناصب بتا کر ان پر رعب نہیں ڈالتے تھے۔

☆ حکمران کا کام ہے کہ لوگوں کو نیکی کی نصیحت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جب تک بڑے درست رہیں معاشرہ درست رہتا ہے۔

☆ کسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانے کی منت ماننا بھی حرام ہے۔

☆ آدمی کو نکیل ڈالنا انسانی شرف کے منافی ہے لہٰذا ایسا کرنا جائز نہیں۔

☆ جاہلی امور سے بچانے کے لیے تو نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے۔ جیسے کہ فرمان ہے

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ.

(الاعراف:۱۵۷)

''اور (رسولؐ) ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو اتارتے ہیں۔''

درج ذیل کاموں کی منت ماننا بھی جائز نہیں۔

☆ کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھانا یا منت ماننا

☆ کسی کی عیادت، تعزیت یا ملاقات کے لیے نہ جانے کی منت ماننا

☆ جانوروں جیسی حرکات کرنا...... ہاتھ استعمال کیے بغیر جانوروں کی طرح کھانا یا پینا...... جانوروں کی طرح بیٹھنا...... جانوروں کی طرح ننگے رہنا...... کھڑے ہو کر پیشاب کرنا (مجبوری ہو تو کر سکتے ہیں)

جو چیز ملکیت میں نہیں اس کی نذر ماننا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکینِ مکہ نے مدینہ منورہ کے چرتے جانوروں پر ڈاکہ ڈالا اور عضباء اونٹنی (رسول اللہ ﷺ کی) بھی لے گئے۔ ساتھ ہی وہ مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر کے لے گئے وہ لوگ رات کے وقت اپنے اونٹوں کو ان کے باڑوں میں چھوڑ دیتے۔ ایک رات ان پر نیند طاری کردی گئی تو وہ عورت اٹھی (تا کہ فرار ہو جائے) وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ بلبلانے لگتا۔ بالآخر وہ عضباء اونٹنی کے پاس آئی گویا کہ وہ ایک نرم خو اور سفر کی عادی اونٹنی کے پاس آ گئی (وہ بلبلائی نہیں) وہ عورت اس (عضباء) پر سوار ہو گئی۔ پھر اس نے اپنے لیے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو ضرور ذبح کر دے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی تو یہ اونٹنی (عضباء) پہچان لی گئی کہ یہ نبی ﷺ کی ہے۔ پس نبی ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپؐ نے اسے بلوایا، اسے (اونٹنی) آپ کی خدمت میں لایا گیا اور اس کی نذر کے متعلق بھی بتایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس (عورت) نے اسے بہت برا بدلہ دیا۔ یا عورت کو مخاطب کر کے فرمایا: تو نے اسے بہت برا بدلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (عورت کو) اس اونٹنی کے ذریعے سے نجات دی اور وہ اسے نحر کرنے چلی ہے ،جس کام میں اللہ کی معصیت ہو یا ایسی چیز جس کا انسان مالک نہ ہو اس میں نذر نہیں۔ (ابوداود:۲۳۱۶۔ مسلم:۱۶۴۱۔ کتاب النذور والایمان)

حاصل:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جس چیز کے مالک نہیں اس کی نذر ماننا جائز نہیں۔

☆ جس چیز سے مشکل میں فائدہ اٹھایا جائے اسے اچھا بدلہ دینا چاہیے نہ کہ اسے برا بدلہ دیا جائے یا تلف کر دیا جائے۔

ناجائز کام کی نذر (منت) کا کفارہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا نذر فی معصیة و کفارته کفارة الیمین

''معصیت (یعنی شریعت میں ممنوع) کام میں نذر (منت) ماننا جائز نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''

(ابوداؤد: ۳۲۹۰۔ ترمذی: ۱۵۲۴۔ ابن ماجہ: ۲۱۲۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ:

کفارة النذرِ کفارة الیمین

''نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''

(مسلم: ۱۶۴۵۔ ابوداؤد: ۳۳۲۴۔ ترمذی: ۱۵۲۴۔ ابن ماجہ: ۲۱۲۵)

دراصل نذر (منت) ایک عہد ہے جسے انسان اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور اس عہد کو پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ چونکہ قسم میں بھی انسان کسی کام کو اپنے لیے موکد اور فرض قرار دے لیتا ہے لہٰذا قسم اور نذر (منت) دونوں پوری کرنے اور پوری نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے مسائل یکساں ہیں۔ اگر کسی ممنوع کام کے کرنے کی قسم کھالی جائے یا جائز کام کو نہ کرنے کی قسم کھالی جائے تو اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنا وراثت کا مال ورثا میں تقسیم کرنے کی بجائے بیت اللہ کو ہبہ کردیا تھا کہ وہ قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(موطا:۲/۴۸۱)

کیوں کہ اپنی وفات کے قریب پورا مال ورثا کو محروم کرکے کہیں اور خرچ کر دینا جائز نہیں البتہ اپنی جوانی یا تندرستی میں جب کہ ابھی مزید مال کمانے اور آنے کی امید ہوتی ہے، ایسا کیا جاسکتا ہے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات پہنچی کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ اس کی نذر سے بے پروا ہے اسے حکم دو کہ سوار ہو جائے۔ (ابوداؤد:۳۲۹۷)

دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ سوار ہو اور قربانی کرے۔ (ابوداؤد:۳۲۹۶۔ دارمی:۲۲۴۰)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن جنہوں نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروا ہے (یعنی اسے اس پر اجر نہیں دے گا) اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹنی کی قربانی دے۔ (ابوداود: ۳۳۰۳)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ ننگے سر ننگے پاؤں کعبہ کی طرف جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور پوچھا: اس کو کیا ہوا۔ لوگوں نے کہا: اس نے کعبہ کی طرف ننگے سر، ننگے پاؤں جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھ لے اور حج ادا کرے اور ہدی پیش کرے۔

(طحاوی، شرح المعانی: ۲/۴۷۔ طبرانی فی معجم الکبیر: ۱۷/۸۸۶۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۹۳۰)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کسی نے یہ نذر مانی کہ فلاں دن روزہ رکھوں گا۔ اس دن عید ہو گئی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازم ہے۔ آپ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔

(بخاری: ۶۷۰۵)

حاصل:

☆ مسلمان شرعاً ناجائز، حرام اور ممنوع کام کی نذر نہیں مان سکتا۔
☆ اگر شرعاً ممنوع کام کی نذر (منت) مان لی تو اسے پورا نہ کرنا لازم ہے۔
☆ اگر شرعاً ناجائز کام کی منت کو پورا کیا تو یہ سنگین گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حرام وممنوع کام کو اپنے لیے واجب قرار دینا سنگین ترین گناہ ہے۔

☆ حرام کام کی منت مان لینے پر اس کا کفارہ دینا لازم ہے۔

☆ نذر (منت) کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا کفارہ ہے۔

☆ قسم کھانا اور منت ماننا شرعی حکم کے لحاظ سے ملتے جلتے کام ہیں۔

☆ اگر روزے کی منت ان دنوں میں پڑ رہی ہو جن میں روزہ رکھنا حرام ہے تو ان میں روزہ نہ رکھے اور قسم کا کفارہ دے لے۔

زمانۂ جاہلیت کی مانی گئی نذر:

اسلام قبول کرنے یا شریعت کا علم حاصل ہونے سے پہلے مانی ہوئی نذر کے احکام اس کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

(۱) جس کام کی نذر مانی ہے وہ شریعت اسلام میں بھی جائز ہو، مسلمان ہونے کے بعد اس کام کو لازماً پورا کرنا ہے۔ جیسے عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ (مسند احمد: ۱/ ۲۷)

(۲) دوسری نذر وہ ہے جس میں کوئی کفر و شرک اور اللہ کی نافرمانی کی بات نہ ہو اور نہ ہی اس میں کفار و مشرکین کی مشابہت کا کوئی پہلو شامل ہو۔

جیسا کہ میمونہ بنتِ کردم کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ میں نے (جاہلیت میں) بُوانہ مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر (منت) مانی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہاں کوئی بت یا طاغیہ تو نہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اوفِ بنذرک (اپنی نذر پوری کرو)۔

(صحیح ابن ماجہ للالبانی: ۱۷۳۳)

طاغیہ تو نہیں، سے مراد یہ کہ اس جگہ کے متعلق لوگوں کا کوئی شرکیہ عقیدہ یا گمان تو نہیں؟ مثلاً وہاں ذبح کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ برکت حاصل ہوتی ہے، فلاں مصیبت سے نجات مل جاتی ہے یا وہاں ذبح کرنے سے فلاں فلاں نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔ وغیرہ

جب آپ کو یہ اطمینان ہو گیا کہ وہاں کسی بت کا استھان نہیں تھا اور نہ ہی وہاں کوئی اور کفریہ یا شرکیہ کام کیا جاتا تھا تو آپ نے اس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

ثابت بن ضحاک سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔ آپ نے بُوانہ جگہ کے متعلق پوچھا: کیا وہاں جاہلیت کا کوئی بت تھا؟ جس کی عبادت ہوتی تھی؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا: کیا وہاں ان کا کوئی میلہ لگتا تھا؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرے، تحقیق ایسی نذر کی کوئی وفا نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور اس نذر کی (بھی وفا نہیں) جو انسان کے اختیار میں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ (ابوداؤد:۳۳۱۲)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ میں نے نذر مانی ہے کہ آپؐ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کر لے۔ اس نے کہا: میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں جگہ جانور ذبح کروں گی جہاں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا وہاں کوئی مورتی تھی جس کے لیے وہ ذبح کرتے تھے۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا وہاں کوئی بت تھا جس کے لیے ذبح کرتے تھے۔ اس نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کر لے۔

(ابوداؤد:۳۳۱۲)

(۳) تیسری صورت یہ کہ اس میں اللہ کی نافرمانی اور کفار و مشرکین کی مشابہت پائی جاتی ہو، جیسا کہ سابقہ احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کی کہ کیا ان نذروں کے پورا کرنے میں کفار و مشرکین کی مشابہت تو نہیں ہوگی؟

حاصل:

☆ جاہلیت کے دور میں شرعاً نیکی کے جو کام شروع کیے تھے انہیں جاری رکھا جا سکتا ہے بلکہ جاری رکھنا چاہیے۔

☆ جاہلیت میں شرعاً جائز کام کی مانی گئی نذر (منت) پوری کرنا لازم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کسی کام کے متعلق فتویٰ دینے سے پہلے اس کے بارے میں پوری معلومات حاصل کر لینا چاہئیں تاکہ غلط جواب دینے کا احتمال نہ رہے۔

☆ جن کاموں کا شرک اور کفر سے تعلق پایا جائے یا شرکیہ اور کفریہ کاموں سے مشابہت ہو مسلمان کے لیے ان سے بچنا بھی لازم ہے۔

☆ دف بجانا جائز ہے۔

مانی گئی نذر کی نسبت بہتر صورت:

فتحِ مکہ کے موقع پر ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لیے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے آپ کو مکہ فتح کرا دیا تو بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا: پس (بیت الحرام) میں پڑھ لو۔ اس نے اپنی بات دہرائی۔ آپ نے فرمایا: یہیں پڑھ لو۔ اس نے پھر یہی کہا۔ آپؐ نے فرمایا: تب تیری مرضی ہے۔ (ابوداؤد: ۳۳۰۵)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار پڑ گئی۔ اس نے نذر مانی کہ اللہ نے شفا دی تو وہ بیت المقدس جا کر نماز ادا کرے گی۔ جب وہ صحت یاب ہوئی تو اس نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: تو مسجد الرسول ہی میں نماز پڑھ لے کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ یہاں ایک نماز ہزار نماز اور مساجد سے افضل ہے سوائے کعبہ کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم:۴۲۸۴)

حاصل:

☆ نذر مانے گئے کام کی نسبت اگر بہتر صورت سامنے ہو تو نذر اس کی صورت میں پوری کی جا سکتی ہے۔

☆ بیت المقدس کی نسبت مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کا اجر زیادہ ہے اس لیے بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت کرنے والا مسجدِ نبوی میں ادا کر سکتا ہے۔

☆ اسی طرح مسجدِ نبوی یا کسی عام مسجد میں نماز کی منت ماننے والا بیت الحرام میں نماز ادا کر کے نذر پوری کر سکتا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ وہ مسجد میں ہزار روپیہ دے گا یا مسجد اور نمازیوں کی سہولت کی کوئی چیز مہیا کرے گا اور اسے ایسا کوئی شخص، یا کوئی ایسی جگہ نظر آ جائے جو مسجد میں خرچ کرنے کی نسبت زیادہ ضرورت مند ہو تو وہ رقم اس پر خرچ کر سکتا ہے۔

خبردار:

مانی گئی نذر کی نسبت کم تر ثواب یا کم تر درجے والی چیز اختیار کر کے نذر ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً

منت مانی کہ بکرا ذبح کروں گا لیکن مرغا ذبح کر دیا۔

منت مانی کہ دینی کتب یا قرآن حکیم کی تفاسیر فی سبیل اللہ دوں گا لیکن دنیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم والی یا دنیوی تعلیم کی اسلامیات خرید کر تقسیم کر دی۔

نذر یا شرط:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نذر ابنِ آدم کی تقدیر میں جسے میں نے سب سے پہلے مقدر کیا ہو کوئی تبدیلی نہیں لاتی بلکہ یہ تقدیر ہی میں سے ہوتا ہے کہ انسان نذر مان لیتا ہے جس کے ذریعے سے بخیل سے کچھ نکلوایا جاتا ہے اور وہ کچھ کروایا جاتا ہے جو وہ اس سے پہلے نہیں کر رہا ہوتا۔ (ابوداؤد: ۳۲۸۸)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انه لا یرد شیأ انما یستخرج به من البخیل

''یہ (منت) کچھ نہیں لوٹاتی بلکہ اس کے ذریعے صرف بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔'' (بخاری: ۶۶۰۸۔ ابوداؤد: ۳۲۷۸۔ ابنِ ماجہ: ۲۱۲۲)

اس حدیث کی وجہ سے علماء کی رائے مالی نذر ماننے میں مختلف ہے:

☆ بعض کا خیال ہے کہ مالی نذر ماننا جائز نہیں، بدنی عبادات کی نذر مانی جاسکتی ہے۔

☆ امام شافعی، امام احمد اور امام مالک رحمہ اللہ کا خیال ہے مالی نذر ماننا ممنوع نہیں البتہ مکروہ ہے۔

☆ حافظ صلاح الدین یوسف اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ممانعت اور ناپسندیدگی اس قسم کی نذر میں ہے کہ آدمی یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنا مال صدقہ کروں گا کیوں کہ ہونا تو وہی ہے جو مقدر ہوتا ہے مگر اس سے یہ ہوتا ہے کہ جو آدمی عام حالات میں اللہ کی رضا کے لیے خرچ نہیں کرتا وہ کسی مشکل میں پڑ کر خرچ کر دیتا ہے الغرض اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کو اپنی مطلب برآری کے ساتھ مشروط کرنا پسند نہیں کیا گیا۔ (سنن ابوداؤد مع تشریح از حافظ صلاح الدین یوسف مطبوعہ دارالسلام)

شرط کی بجائے نقد ادائیگی:

سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آدمی جب پریشان ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کا مسئلہ حل کر دے تو وہ منت ماننے کی بجائے جس کام کے ہونے کی مالی منت ماننا چاہتا ہے اسے ابھی ادا کر کے دعا کرے کیوں کہ نبی پاک ﷺ کی احادیث سے پتا چلتا ہے کہ کوئی نیک کام کرنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے جیسے حدیث میں غار والوں کا قصہ ہے۔

میت کی نذر (منت) پوری کرنا:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی فوت شدہ بہن کے متعلق پوچھا، جس نے حج کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حج کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو بھی (قرض) ادا کرو کیوں کہ وہ ادا کرنے کا زیادہ مستحق ہے۔ (بخاری: ۶۶۹۹۔ مسلم: ۱۶۳۸)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سمندر میں سفر کیا اور نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے (طوفان سے) نجات دے دی تو وہ ایک مہینے کے روزے رکھے گی چنانچہ اللہ نے اسے نجات دے دی مگر اس نے ابھی روزے نہیں رکھے تھے کہ وہ فوت ہوگئی پس اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھے۔

(ابوداؤد: ۳۳۰۸۔ نسائی: ۳۸۴۷)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی ماں کی نذر کے متعلق پوچھا، جو ادا کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے ادا کرو اور پھر یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

(بخاری: ۶۶۹۸، ۲۷۶۱)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کو مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جس کی والدہ نے قبل از وفات یہ نذر مانی تھی۔ (بخاری قبل از حدیث: ۶۶۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی بجائے میت کے ترکے سے ادا کریں گے خواہ میت نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو۔

☆ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ جب میت نے وصیت کی ہو تو ترکہ سے ادا کی جائے گی۔

☆ امام ابنِ حزم رحمہ اللہ کا قول ہے کہ نذر کی قضا ورثا پر بہر حال لازم ہے کیوں کہ حدیث سے یہی پتا چلتا ہے۔

حاصل:

☆ نذر ایک واجب امر ہے لہٰذا میت کے ورثا پر اس کی قضا کرنا واجب ہے۔

☆ اگر مالی نذر ہو تو ورثا میت کے ترکے سے بھی اسے پورا کر سکتے ہیں۔

☆ اگر ورثا ترکے سے پورا کرنے کی بجائے اپنی طرف سے پورا کریں تو یہ بھی درست ہے۔

نذر میں پائی جانے والی مروّجہ خرابیاں:

☆ لغو کاموں کی نذر ماننا مثلاً پاکستان میچ جیت گیا تو...... فلاں ملک کا ویزہ مل گیا تو...... لڑکا پیدا ہوا تو...... بیوی کو میکے نہیں جانے دوں گا...... فلاں گھر سے کھانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کھاؤں گا......

☆ ناجائز اور حرام کام کی نذر ماننا مثلاً ......فلاں مزار پر پیدل جاؤں گا...... فلاں جگہ دیگ پکا کر بانٹوں گا یا بکرا ذبح کروں گا......فلاں جگہ چراغ جلاؤں گا ......گیارھویں دوں گا......قصیدہ بُردہ پڑھواؤں گا......ختم دلاؤں گا...... حسین کے نام کی لٹ رکھوں گا......کونڈے بھروں گا......شراب پیوں گا......داڑھی منڈادوں گا......لڑکا پیدا ہوا تو ہیجڑوں کا ناچ گانا کرواؤں گا۔

☆ جو کام نہیں کر سکتے اس کی منت مان لینا مثلاً سو نفل پڑھوں گا جو عورت فرض نماز مشکل سے پڑھتی ہے وہ بھلا سو نفل کیسے پڑھے گی؟

دس ہزار فی سبیل اللہ دوں گا جس کی تنخواہ ہی پندرہ بیس ہزار ہو اور بال بچے دار بھی ہو تو وہ دس ہزار یک مشت کیسے نکال سکے گا؟

غلام آزاد کروں گا...... جب کہ دورِ حاضر میں غلام ہوتے ہی نہیں اور اگر ہو بھی تو اسے خریدنے کی استطاعت نہ ہو......

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ یا مردہ بزرگ کے نام کی منت ماننا

ہمارے ہاں جاہل لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کسی زندہ یا مردہ پیر کے لیے منت مان لیتے ہیں مثلاً:

☆ فلاں جانور فلاں بزرگ کے نام پر ذبح کروں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے ہاں پیدل حاضری دوں گا۔

☆ فلاں مزار پر اتنی دیگیں پکا کر یا فلاں فلاں کھانے کی چیز تقسیم کروں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے نام کا چوغا پہنوں گا یا سر پر اس کے نام کی لٹ رکھوں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے نام سے کڑے یا منکے پہنوں گا۔

☆ فلاں کام ہو جائے تو فلاں بزرگ کے ہاں یا اس کے مزار پر حاضری دوں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے مزار پر دھونی رماؤں گا یعنی آگ جلا کر دھواں کروں گا۔

☆ فلاں بزرگ کو گھر میں بلا کر ان کی دعوت کروں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے لیے قوالی کرواؤں گا یا گانا بجانا کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ فلاں بزرگ کے لیے قوالی کرواؤں گا یا گانا بجانا کروں گا۔

☆ فلاں بزرگ کے مزار پر بچہ چڑھاؤں گا جیسے شاہ دولا کے چوہے وغیرہ۔

غرض بزرگوں کے نام سے بہت سی جاہلی باتیں پائی جاتی ہیں جو نذر یا منت ہی کی ذیل میں آتی ہیں۔ اس طرح کی تمام منتیں ماننا حرام ہے اور اگر منت مان لی ہے تو اسے پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس میں عقیدے کی درجِ ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

☆ اللہ کے علاوہ کسی مخلوق کے لیے نذر ماننا جائز نہیں کیوں کہ نذر ماننا ایک عبادت ہے۔

☆ غیر اللہ کے لیے نذر ماننا شرک ہے۔

☆ جس بزرگ کی طرف سے نذر دی جا رہی ہے، اس کے متعلق یہ عقیدہ بھی ہوتا ہے کہ وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور میرا مسئلہ حل کرنے پر قادر ہے اور یہی شرک ہے۔

☆ اگر منت پوری نہ کی تو بزرگ کی طرف سے مجھے نقصان پہنچے گا، اگر منت پوری کروں گا تو بزرگ خوش ہوگا گویا بزرگ کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا جا رہا ہے جب کہ کسی کو ایسا سمجھنا شرک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک سمجھنا جائز نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا اس پر لعنت ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ اسلام میں "غفر" جائز نہیں یعنی جانور کو مزار پر لے جا کر ذبح کرنا۔ (بحوالہ تعلیم القرآن ماہنامہ ستمبر ۱۹۶۱ مسئلہ نذر لغیر اللہ از مولانا محمد خاں شیرانی)

☆ مخلوق کے لیے نذر ماننے کی حرمت پر اجماع ہے۔ (البحر الرائق رر)

☆ قبر کے پاس گائے اور بکری وغیرہ ذبح کرنا جائز نہیں۔ (فقہ ابی اللیث رر)

☆ جس نے کسی بادشاہ یا کسی دوسری شخصیت کی تعظیم کے لیے ذبح کیا وہ حرام ہے اگرچہ اس پر اللہ ہی کا نام لیا جائے۔ البتہ مہمان کی مہمان نوازی کے لیے جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ از مولانا عبدالحی لکھنوی، بحوالہ مجلّہ تعلیم القرآن ستمبر ۱۹۶۱)

☆ غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا جانور حرام ہے چاہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۴۰۰ رر)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوطِ تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننی منی سوچیں
ننی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آ با نکلا چاند

0321 4144 0014